بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ۔ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ

فون نمبر ۴۹

جسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

خطبہ نمبر ۱۴

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم چہارشنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۳/۱۸ | ۵ شہادت ۱۳۴۳ ہش ۲ ذوالحجہ ۱۳۸۳ھ ۱۵ اپریل ۱۹۶۴ء | نمبر ۸۹


# سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

(محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب)

ربوہ ۱۴ اپریل بوقت ½ ۸ بجے صبح

کل دن بھر حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ رات نیند آ گئی۔ اس وقت بھی طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ الکریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

# تقویٰ کے ذریعہ نفس پر ایک موت وارد ہوتی ہے جس کے بعد انسان کو ایک نئی زندگی ملتی ہے

## یہ وہ امر ہے جس کی ہماری ساری جماعت کو ہر وقت مشق کرنی چاہیئے

"تقوےٰ اللہ ہر ایک عمل کی جڑ ہے جو اس سے خالی ہے وہ فاسق ہے۔ تقوےٰ سے زینت اعمال پیدا ہوتی ہے اور اس کے ذریعہ اللہ تعالےٰ کا قرب ملتا ہے اور اسی کے ذریعہ وہ اللہ تعالےٰ کا ولی بن جاتا ہے۔ چنانچہ فرمایا ہے ان اولیاؤہ الّا المتقون۔ کامل طور پر جب تقوےٰ کا کوئی مرحلہ باقی نہ رہے تو پھر یہ اولیاء اللہ میں داخل ہو جاتا ہے۔ اور تقوےٰ حقیقت میں اپنے کامل درجہ پر ایک موت ہے کیونکہ جب نفس کی سارے پہلوؤں سے مخالفت کرے گا تو نفس مر جائے گا۔ اسی لئے کہا گیا ہے کہ موتوا قبل ان تموتوا نفس تو سن گھوڑے کی طرح ہوتا ہے اور جو لذّت تبتّل اور انقطاع میں ہوتی ہے اس سے بالکل ناآشنا ہوتا ہے۔ جب اس پر موت آجاوے گی تو چونکہ خلا محال ہے۔ اس لئے دوسری لذات جو تبتّل اور انقطاع میں ہوتی ہیں شروع ہو جائینگی یہی وہ بات ہے جس کی ہماری ساری جماعت کو ہر وقت مشق کرنی چاہیئے۔ جیسے بچے جب تختی پر بار بار لکھتے ہیں تو آخر خوشنویس ہو جاتے ہیں۔ والّذین جاھدوا فینا میں مجاہدہ سے مراد یہی مشق ہے کہ ایک طرف دعا کرتا رہے دوسری طرف کامل تدبیر کرے۔ آخر اللہ تعالےٰ کا فضل آجاتا ہے اور نفس کا جوش و خروش دب جاتا اور ٹھنڈا ہو جاتا ہے اور ایسی حالت ہو جاتی ہے جیسے آگ پر پانی ڈال دیا جاوے۔ بہت سے انسان ہیں جو نفس امارہ ہی میں مبتلا ہیں۔" (ملفوظات جلد ششم صفحہ ۳۴۰-۳۴۱)

## فضل عمر جونیئر ماڈل سکول میں داخلہ

فضل عمر جونیئر ماڈل سکول کے سالانہ نتائج کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ نرسری اور باقی کلاسز میں داخلہ ۱۱ اپریل سے شروع ہو چکا ہے اور ماہ کے آخر تک جاری رہے گا۔ خواہشمند احباب سکول ہذا کی خدمات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنے بچوں کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں داخل کرائیں۔ سکول ہذا بفضلہ تعالےٰ مڈل تک پہنچ چکا ہے۔ لڑکوں کے لئے پانچویں تک اور لڑکیوں کے لئے آٹھویں تک انتظام ہے۔ ضروری تفصیلات دفتر سکول ہذا سے معلوم کی جائیں۔ ہیڈ مسٹریس فضل عمر جونیئر ماڈل سکول ربوہ

## ربوہ کا موسم

ربوہ ۱۴ اپریل۔ گذشتہ رات سے یہاں مطلع پھر ابر آلود ہے۔ رات بہت ہلکی سی بوندا باندی بھی ہوئی۔

# امام مسجد لنڈن مکرم چوہدری رحمت خان صاحب بخیریت ربوہ پہنچ گئے

## بسوں کے اڈہ پر اہل ربوہ کی طرف سے پرتپاک خیر مقدم

ربوہ ۱۴ اپریل۔ امام مسجد لنڈن مکرم چوہدری رحمت خان صاحب انگلستان میں ساڑھے تین سال فریضہ تبلیغ ادا کرنے کے بعد کل مورخہ ۱۳ اپریل بروز پیر ½ ۸ بجے شب بخیریت ربوہ پہنچ گئے۔ آپ انگلستان سے بذریعہ ہوائی جہاز کراچی اور پھر لائل پور پہنچے اور لائل پور سے موٹر کار میں ربوہ تشریف لائے۔ اہل ربوہ نے کثیر تعداد میں بسوں کے اڈہ پر جمع ہو کر آپ کا پرتپاک خیر مقدم کیا۔ دیگر احباب کے علاوہ آپ کو خوش آمدید کہنے کی غرض سے محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر تحریک جدید بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ احباب نے آپ کو بکثرت پھولوں کے ہار پہنائے اور باری باری مصافحہ کر کے مرکز سلسلہ میں مراجعت پر مبارکباد پیش کی۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ آپ کا مرکز سلسلہ میں واپس تشریف لانا مبارک کرے۔ اور بیش از پیش خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

## تعلیم الاسلام کالج کا جلسہ تقسیم اسناد و انعامات

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کا جلسہ تقسیم اسناد و انعامات ۱۹ اپریل بروز اتوار شام ۵ بجے منعقد ہونا قرار پایا ہے۔ ریہرسل اسی روز صبح ۸ بجے ہوگی۔ ڈگری لینے والے جملہ طلباء وقت سے قبل ربوہ پہنچ جائیں گاؤن اور ہڈ یونیورسٹی ڈیلرز سے مل جائیں گے جن کا نمائندہ یہاں موجود ہوگا۔ (پرنسپل)


مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

# خطبۂ عید الاضحیٰ

## حضرت ابراہیمؑ نے اپنے بیٹے کو وادئ غیر ذی زرع میں چھوڑ کر خدا تعالےٰ کی خاطر قربان کرنا چاہا

لیکن

## خدا تعالیٰ نے اسے ہمیشہ کے لئے زندہ کر دیا

## عید الاضحیہ ہمیں یہ سبق دیتی ہے کہ دنیا میں وہی قومیں ترقی کر سکتی ہیں جو عملاً قربانی کرنیکی عادی ہوں

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ـــ فرمودہ ۳۰ مئی ۱۹۲۸ء

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی سنت تھی اور آپ کا یہ طریق تھا کہ اس عید کے موقعہ پر آپ نماز جلدی پڑھایا کرتے تھے اور خطبہ بھی مختصر فرماتے تھے۔ تاکہ جن لوگوں نے قربانی کرنی ہو وہ نماز سے فارغ ہو کر یا اگر خطبہ سننا چاہیں تو خطبہ سن کر قربانی کر سکیں۔ ہمارے ملک میں چونکہ

### اسلامی عادات

اور طریق کی بہت کمی ہے اس لئے عام طور پر اس عید اور اس سے پہلی عید کی نمازوں کے وقت میں زیادہ فرق نہیں کیا جاتا میرا منشاء ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی سنت کو جاری کیا جائے لیکن اگر یکدم تغیر کیا جائے تو خطرہ ہے کہ بہت سے لوگ نماز سے محروم رہ جائیں۔ اس لئے آہستہ آہستہ اس سنت کو جاری کیا جائے اور لوگوں کو عادت ڈالی جائے کہ اس عید کی تیاری صبح ہی سے شروع کر دیا کریں۔ اور وقت پر نماز کے لئے پہنچ جایا کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں اس لئے عید کی نمازوں کے متعلق انتظار کیا جاتا تھا کہ یہاں جماعت کم تھی اور باہر سے بہت سے دوست آیا کرتے تھے۔ ان کے آنے پر عید کی نماز ہوتی تھی لیکن اب حالات متغیر ہو رہے ہیں باہر سے آنے والے دوستوں کی تعداد نسبتاً کم ہوتی جا رہی ہے اور مقامی دوستوں کی تعداد بہت زیادہ ہے اردگرد کے گاؤں کے لوگوں کو شامل کر کے جو عید کی نماز کے لئے قادیان میں آتے ہیں

میرے نزدیک یہاں کی تعداد ڈیڑھ دو ہزار کے قریب ہو جاتی ہے اور باہر سے آنے والے دوست ۱۰-۲۰ سے زیادہ نہیں ہوتے اس طرح یہاں کے اور باہر سے آنے والے دوستوں میں اس قدر فرق ہو گیا ہے کہ باہر سے آنے والوں کی خاطر ہم اس حکم سے ہمیشہ کے لئے دستبردار نہیں ہو سکتے جس کے لئے

### رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد

موجود ہے باہر کے جو دوست نماز میں شامل ہو سکیں اور خدا تعالےٰ نے اس مقام کو برکت دی ہے اس لئے جس قدر بھی آسکیں آئیں۔ ان کو آئندہ یا تو شام کو ہی یا زیادہ سے زیادہ صبح سویرے یہاں پہنچ جانا چاہیئے بہرحال اس عید کی نماز کو سنت کے مطابق کرنے کی ہمیں آہستہ آہستہ کوشش کرنی چاہیئے۔

اس کے بعد میں اس عید کے ہی ایک حکم کے متعلق مختصراً ایک بات کہنی چاہتا ہوں یہ عید

### قربانی کی عید

ہے۔ اس موقعہ پر قربانیاں کی جاتی ہیں اور یہ عید یادگار ہے حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے ایک فعل کی۔ جب انہوں نے خدا کے حکم کے ماتحت اپنے بچے کو قربان کر دیا۔ میں نے جیسا کہ پہلے کئی دفعہ بیان کیا ہے۔ میرے نزدیک حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ فعل کہ انہوں نے اپنے بچے کو چھری لے کر ذبح کرنا چاہا۔ یہ عید درحقیقت اس کی یادگار نہیں ہے۔ اگر یہ اس کی

یادگار ہوتی تو یہ واقعہ چونکہ شام کا ہے اس کی یادگار کے طور پر حج شام میں ہوتا کسی فعل کی یادگار قائم رکھنے کا بہترین ذریعہ یہی ہوتا ہے کہ اسی جگہ جہاں واقعہ ہوا ہو یادگار بنائی جائے باقی علاقوں میں بھی بے شک ہو مگر اصل اور بڑا مقام وہی ہو جہاں واقعہ ہوا ہے۔

پس اگر یہ عید اس عملی طور پر چھری پھیرنے کے لئے تیار ہو جانے کے نتیجہ میں ہوتی جو حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے بچہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی گردن پر شام کے علاقہ میں رکھی تھی تو اس عید کا اصل مقام اور حج کا مقام شام ہوتا نہ کہ حجاز۔ لوگ اکناف عالم سے وہاں جمع ہوتے اور اس جگہ جہاں یہ واقعہ ہوا تھا اکٹھے ہو کر

### خدا کی یاد

کرتے اور کہتے ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کس قدر عظیم الشان قربانی کی لیکن خدا نے حج کے لئے مکہ قرار دیا۔ منیٰ کو قرار دیا۔ مزدلفہ اور عرفات کو قرار دیا لیکن شام کے کسی مقام کو قرار نہیں دیا۔

پس میرے نزدیک اس کا تعلق اس قربانی سے نہیں جو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی گردن پر عملی طور پر چھری پھیرنے پر آمادگی سے کی پھر چھری پھیرنے کے لئے بیٹھ جانا اور چھری پھیر دینا ان دونوں باتوں میں بھی بڑا فرق ہے۔ جس وقت تک انسان

### عملی قربانی

کر نہیں دیتا اس کے دل کا حال اور ہونا ہے ممکن ہے آج بھی کوئی انسان اپنے بیٹے کی گردن پر چھری پھیرنے کے لئے آمادہ ہو۔ اور چھری پھیرنے کے لئے اسے لٹا بھی دے پھر چھری اس کی گردن تک بھی لے جائے مگر ممکن ہے اس کا ہاتھ کانپ جائے۔ اور وہ رک کر ہٹ جائے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے چھری لی۔ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو لٹایا مگر الہام ہوا کہ تیرا خواب پورا ہو گیا جانے دے۔ چونکہ آپ نے چھری پھیری نہیں اس لئے اس مقام کو عملی قربانی کے مقام سے نسبت نہیں ہو سکتی۔

پس جیسا کہ میں نے پہلے بھی کئی دفعہ بیان کیا ہے اس عید اور رؤیا کا تعلق اس واقعہ سے نہیں بلکہ اس سے ہے کہ جب ابراہیم علیہ السلام نے دیکھا آپ نے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو ایسی

### وادئ غیر ذی زرع

میں پھینک دیا ہے جہاں نہ پانی ہے۔ نہ کھانا اور چھری پھیرنے سے مراد ایسی وادئ غیر ذی زرع میں ہی پھینکنا ہے ان کی رؤیا کے یہی معنی تھے لیکن حضرت ابراہیم علیہ السلام خدا تعالےٰ کی محبت کے جوش میں واقعی چھری پھیرنے پر آمادہ ہو گئے اگر خدا تعالےٰ کے ارشاد کا یہ مطلب ہوتا کہ چھری پھیر دو اور پھر روک دیتا تو اس کے تو یہ معنے ہوتے کہ وہ خود ہی اپنے حکم کی نافرمانی سکھاتا ہے وہ ایک کام کا حکم دیتا ہے گو اس کا منشاء وہ نہیں ہوتا اور خدا

جیسی حکیم ہستی کے متعلق یہ خیال کرنا کہ وہ ایک ایسا حکم دے جس کے متعلق وہ خود جانتا ہو کہ اسے پورا نہیں کراؤں گا۔

## منشاء احکام خداوندی

کے خلاف ہے۔ دراصل بات یہ تھی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بعثت کے ابتدائی ایام میں جب دین دنیا سے مٹ چکا تھا۔ اس وقت انسانی قربانی ہوتی تھی اور انبیاء کا طریق یہ ہے کہ جب تک کسی امر کے متعلق خدا تعالےٰ کی طرف سے حکم نہ آئے۔ وہ قومی دستور کو جاری رکھتے ہیں۔ اور چونکہ اس وقت کثرت سے انسانی قربانی ہوتی تھی۔ اس لئے آپ نے اپنی رویا کا یہی مفہوم سمجھا۔ کہ اسمٰعیلؑ کو ذبح کر کے قربان کرنا چاہیئے۔ مگر منشاء الٰہی یہ نہ تھا بلکہ کچھ اور تھا۔ اور وہ یہ کہ آپ ان کو ایک دن ایک ایسی جگہ چھوڑ آئیں جہاں چھوڑنا موت کے منہ میں دینے کے برابر ہوگا۔ چنانچہ

## حضرت ابراہیمؑ کا یہ خواب

اس وقت پورا ہوا جب وہ حضرت اسمٰعیلؑ اور ان کی والدہ کو اس جگہ چھوڑ آئے۔ جہاں مکہ آباد ہوا۔ اور جہاں آج لوگ اس واقعہ کی یاد تازہ کر رہے ہیں۔

یہ حضرت ابراہیمؑ کے خواب کا اصل منشاء تھا۔ اور یہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو ذبح کرنا تھا کہ انہیں ایسی جگہ چھوڑ آئے جہاں ایک مشکیزہ پانی اور تھوڑی سی کھجوروں کے سوا کھانے پینے کا کوئی سامان نہ تھا۔ کئی کئی میل تک کوئی آبادی نہ تھی۔ ایسی حالت میں چھوڑ آنا سو فیصدی موت کے منہ میں پھینک آنا تھا۔ کون کہہ سکتا تھا کہ تھوڑا سا کھانا اور پانی ختم ہونے پر کچھ اور میسر آ سکے گا۔

پس حضرت ابراہیم علیہ السلام نے انہیں ذبح کرنے میں کوئی دریغ نہیں کیا۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ خدا نے پھر زندہ کر دیا واقعہ اس طرح ہوا کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فیصلہ کر لیا کہ

## حضرت اسمٰعیلؑ اور ان کی والدہ

کو وادی غیر ذی زرع میں چھوڑ آئیں تو وہ ایک مشکیزہ پانی کا اور کھجوریں ساتھ لے کر حضرت اسمٰعیلؑ اور ان کی والدہ کو خدا تعالےٰ کے حکم کے تحت وہاں چھوڑ گئے۔ لیکن محبت پدری اور خاوند بیوی کی محبت تو نہیں چھوڑی جا سکتی تھی۔ جب آپ ایس چلے تو مڑ مڑ کر پیچھے دیکھتے جاتے تھے کیونکہ آپ بخوبی جانتے تھے کہ اس پانی

اور ان کھجوروں کے ختم ہونے کے بعد ان کی بیوی اور ان کے بچہ کے کھانے پینے کا کوئی سامان نہ ہوگا۔ حضرت ہاجرہؓ نے جب یہ دیکھا تو خیال کیا کہ ضرور کوئی بات ہے۔ انہوں نے پوچھا کہ آپ کہاں جا رہے ہیں۔ اور ہمیں کہاں چھوڑے جاتے ہیں۔ چونکہ یہ ایک

## دردناک واقعہ

تھا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے منہ سے بات نہ نکل سکی۔ اور آپ نے تیز تیز چلنا شروع کیا۔ آخر حضرت ہاجرہ نے دریافت کیا۔ آپ ہمیں یہاں کس کے حکم سے چھوڑے جاتے ہیں۔ تب انہوں نے کہا خدا تعالےٰ کے حکم سے۔ اس پر حضرت ہاجرہ نے کہا اگر خدا کے حکم سے چھوڑے جاتے ہیں۔ تو وہ ہمیں ضائع نہیں کرے گا۔ اور

## خدا تعالےٰ کی راہ میں

اپنی اور اپنے بچے کی قربانی کو قبول کیا۔ اللہ تعالےٰ نے ان کی آزمائش کرنا چاہا تھا۔ پانی اور کھجوریں ختم ہو گئیں۔ نزدیک نہ کوئی بستی تھی اور نہ ہی ادھر سے کسی قافلہ کے گزرنے کا امکان تھا۔ حضرت اسمٰعیل بچے تھے کوئی آٹھ برس کی عمر ہوگی۔ پیاس کے مارے تڑپنے لگے۔ حضرت ہاجرہ سے اپنے لختِ جگر کی یہ حالت نہ دیکھی گئی۔ اور بے قرار ہو کر صفا اور مروہ کی پہاڑیوں پر دوڑنے لگیں۔ کبھی ایک پر چڑھ جاتیں اور کبھی دوسری پر چڑھ کر دیکھنے لگتیں کہ شاید کوئی قافلہ آ رہا ہو۔ لیکن کوئی نظر نہ آتا۔ ایک پہاڑی سے اتر کر دوسری پر جانے تک چونکہ راستہ میں نیچی جگہ تھی۔ اور وہاں سے حضرت اسمٰعیل نظر نہ آ سکتے تھے اس لئے وہ فاصلہ دوڑ کر طے کر لیتیں تاکہ اونچی جگہ پر جا کر بچہ کو بھی دیکھ سکیں۔ کئی بار متواتر انہوں نے اسی طرح کیا۔ مگر کوئی صورت پانی ملنے کی انہیں نظر نہ آئی۔ آخر جب بہت بے قرار ہو گئیں۔ تو آواز آئی ہاجرہ جا اسمٰعیلؑ کے پاس جا۔ جب وہ حضرت اسمٰعیل کے پاس آئیں تو دیکھا کہ چشمہ پھوٹا ہوا ہے۔ اس سے انہوں نے پانی پلایا۔ پانی ملنے کے ساتھ ہی

## اللہ تعالےٰ کی طرف سے

ایسے سامان پیدا ہو گئے کہ عرب کا ایک قافلہ راستہ بھول کر وہاں آ گیا۔ اس نے پانی پی کر آرام پایا۔ تو حضرت ہاجرہؓ کو کچھ تحائف دیئے۔ اور پھر اجازت لے کر وہاں ڈیرے ڈال دیئے۔ اور معاہدہ کیا کہ آپ کی رعایا ہو کر یہاں رہیں گے۔ اور اس طرح اللہ تعالےٰ

نے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو گویا وہاں کا بادشاہ بنا دیا۔ یہ ہے

## اصل واقعہ

اور یہ تھا قربانی اور عملی طور پر چھری پھیرنے کا مفہوم اور اسی واقعہ کی یادگار میں آج کی عید ہے۔ اور لوگ وہاں جاتے ہیں۔

باقی رہا یہ سوال کہ خدا تعالےٰ نے مزدلفہ اور عرفات کو کیوں اس شرف کے لئے چنا۔ میرا خیال ہے کہ عرفات شام کی طرف ہے اور حضرت ابراہیمؑ اس راستہ سے ان کو چھوڑنے کے لئے شام سے آئے۔ اور عرفات وہ مقام ہے جہاں

## اللہ تعالےٰ کی تجلّی

ہوئی۔ اور مزدلفہ وہ مقام ہے۔ جہاں آپ سے وعدہ کیا گیا کہ اس قربانی کے بدلہ میں بہت بلند درجات عطا ہوں گے مزدلفہ قرب پر دلالت کرتا ہے اور عرفات عرفان پر۔ منا وہ مقام ہے جہاں پر حضرت ہاجرہ گھبرائی ہوئی پہنچیں۔ اس جگہ شیطان کو روڑے مارے جاتے ہیں۔ چونکہ آپ گھبرائی ہوئی تھیں۔ مگر جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ خدا تعالےٰ کے حکم سے تم کو یہاں چھوڑے جاتا ہوں اور انہوں نے کہا اللہ تعالےٰ ہمیں کبھی ضائع نہیں کرے گا۔ تو گویا شیطان ہمیشہ کے لئے مار دیا گیا۔ یہ ساری جگہیں قربانی سے تعلق رکھتی ہیں۔

پس آج کے دن درحقیقت ہم اس بات کی یاد تازہ کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خدا کے لئے بیٹے کو ذبح کر دیا۔ لیکن خدا تعالیٰ نے اس کو زندہ کیا۔ اور

## ہمیشہ کیلئے اسے زندہ

کر دیا اور دنیا میں اس کا نام روشن کر دیا۔ اس سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے۔ کہ دنیا میں وہی قومیں ترقی کر سکتی ہیں۔ جو عملاً قربانی کرنے کی عادی ہوں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو قربان کیا۔ خدا تعالےٰ نے ان سے وعدہ کیا کہ میں ہمیشہ کے لئے تیری ذریت کو قائم رکھوں گا۔ اور جس طرح آسمان کے ستارے گنے نہیں جا سکتے۔ اسی طرح تیری اولاد بھی گنی نہیں جائے گی۔ پھر جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو اس وادی غیر ذی زرع میں پھینک دیا۔ خدا تعالےٰ نے اس کے بدلہ میں ان کی اولاد میں سے ایک شخص کو

## جنت کا آخری وارث

بنایا۔ وادی غیر ذی زرع اس کو کہتے ہیں

جہاں سبزی نہ ہو۔ اور جنت اس مقام کا نام ہے جہاں سبزی ہی سبزی ہو۔ گویا مکہ اور جنت دو متضاد مقام ہیں۔ مکہ کی زمین ایسی شور ہے کہ بعض لوگوں نے وہاں باغ لگانے کی کوششیں کی ہیں۔ اور اس کے لئے لاکھوں روپے خرچ کئے۔ اور دوسرے ملکوں سے مٹی لا کر ڈالی ہے مگر کامیابی نہیں ہوئی۔ یہ تو

## مکہ کی حالت ہے

اور جنت وہ جگہ ہے جہاں سایہ کی اتنی کثرت ہو۔ کہ کبھی دھوپ نہ ہو۔ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان کو ایسی جگہ ڈال دیا جہاں سایہ تک نہ تھا۔ تو خدا تعالےٰ نے کہا کہ میں تیری اولاد کو ایسی جگہ کا وارث کروں گا جہاں کبھی دھوپ نہ ہوگی۔ اور اب کوئی جنت میں داخل نہیں ہو سکتا۔ جب تک حضرت اسمٰعیل کی اولاد کی غلامی نہ کرے۔ اور ان سے جنت کی چابی نہ مانگے۔ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو وادی غیر ذی زرع میں رہنے کے نتیجہ میں اس جگہ کی وراثت عطا ہوئی جہاں نہ کبھی دھوپ ہوتی ہے نہ خشکی اور یہ قربانی ہے جس کی یاد ہمیں دلائی گئی ہے۔ اور جس کی یاد تازہ کرنے کے لئے ہم بکرے قربان کرتے ہیں۔

## یہ قربانیاں عظیم الشان نشان ہیں

جن کے اندر بڑی بڑی حقیقتیں مخفی ہیں جب تک ان کو پیش نظر نہ رکھا جائے۔ کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ دیکھو جس شخص سے محبت ہو اس سے مصافحہ کیا جاتا ہے۔ جو محبت کے اظہار کا نشان ہے اور اس کے معنے ہیں کہ دلوں میں باہمی کوئی کدورت نہیں۔ یہ سچی محبت کا اقرار ہوتا ہے لیکن اگر کوئی شخص ہاتھ تو ملائے۔ مگر دل میں کدورت رکھے۔ تو اس مصافحہ کا کیا فائدہ ہو سکتا ہے۔ جو شخص

## محبت کے جذبات

تو اپنے اندر پیدا نہ کرے لیکن مصافحہ کرے وہ بے ہودہ حرکت ہے۔

پس جس طرح محبت اور عفو کی علامت مصافحہ ہے۔ اسی طرح خدا تعالےٰ سے محبت اور حقیقی قربانی کی ظاہری نشانی بکرے کی قربانی ہے۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ قربانی بھی اسی شخص کو مفید ہو سکتی ہے۔ جو خدا تعالیٰ کے لئے اور اس کی رضا کے حصول کے لئے اپنے جان و مال اور اولاد کی قربانی کرنے پر بھی آمادہ ہو۔ اور جو خدا تعالےٰ کے لئے اس قربانی پر آمادہ نہیں ہوتا۔ اس کے لئے کوئی عید نہیں۔ وہ محض ظاہری

شکل اختیار کئے ہوئے ہے۔
حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے جو قربانی کی یہ عید اس

## قربانی کی یادگار

ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ایک بیوی نے کہا کہ اسمٰعیلؑ کے یہاں رہنے سے فساد کا خطرہ ہے اور حضرت اسمٰعیلؑ نے اس کو مٹانے کے لئے قربانی کو قبول کیا تو اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کے لئے اس کو

## امن قائم کرنیوالا

بنا دیا اور اس کی اولاد کے ذریعہ دنیا میں مذہب اسلام نازل کر کے اس کو ہمیشہ کے لئے امن قائم کرنے والا قرار دیا۔ اسلام کے معنے ہیں سلامتی اور اسلام سے تعلق رکھنے کا نام ایمان ہے جس کے معنے امن کے ہیں۔ چونکہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے ایک گھر کا فساد دور کرنے کے لئے قربانی کی۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں ساری دنیا کا امن قائم کرنے والا بنا دیا۔

یہ حقیقت ہے اس قربانی کی اور جب تک اس کو نہیں سمجھا جاتا اس سے کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ تعجب ہے کہ بعض لوگ

## قربانی پر اعتراض

کرتے ہیں اور اس کو اسراف قرار دیتے ہیں اور وجہ یہ بیان کرتے ہیں کہ کیوں نہ یہی روپیہ خدمتِ دین اور اشاعتِ اسلام کے لئے خرچ کیا جائے۔ ایسے لوگوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ خواہ یہ سوال نیک نیتی سے ہی کیوں نہ کیا جائے پھر بھی یہ

## وسوسہ شیطانی

ہے۔ اور شیطان بعض اوقات دین کے معاملہ میں اچھی صورت سے بھی وسوسے ڈالتا ہے۔
ایک جگہ

## ایک بزرگ کی دعوت

تھی۔ جب کھانا چُنا گیا تو انہوں نے ہاتھ کھینچ لیا اور کھانے سے انکار کر دیا۔ جب وجہ دریافت کی گئی تو کہا چونکہ اس کھانے کی طرف بہت زیادہ رغبت ہو رہی ہے اس لئے میں نے اسے کھانا پسند نہیں کیا۔ اب گو

## دعوت قبول کرنا سُنت ہے

مگر انہوں نے کہا نفس کی اس قدر رغبت شک ڈالتی ہے کہ ضرور اس کھانے میں کوئی نقص ہے۔ میزبان نے کہا اس میں کوئی نقص تو نہیں یہ حلال مال ہے مگر انہوں نے کہا ضرور کوئی نقص ہو گا۔ تحقیق کی جائے غرض قصائی سے پوچھا گیا تو اس نے کہا کہ میرا اونٹ مر گیا تھا میں نے سمجھا بہت نقصان ہو گا اس لئے اسے کاٹ کر بیچ ڈالا۔

تو شیطان بعض اوقات کسی کام کی زیادہ رغبت دلا کر بھی وسوسہ پیدا کرتا ہے۔ بظاہر تو دین کے راستہ میں مال خرچ کرنا بہت اچھی بات ہے لیکن سوال یہ ہے کہ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دین زیادہ غریب تھا۔ صحابہؓ کئی کئی وقت تک بھوک کی وجہ سے پیٹوں پہ پتھر باندھ رکھتے تھے مگر باوجود اس غربت و افلاس کے وہ قربانی کرتے تھے۔ تو اب اسلام کی خدمت کے خیال سے قربانی چھوڑنا کیونکر جائز ہو سکتا ہے۔ اسلام اور روحانیت کسی ایک چیز کا نام نہیں بلکہ کئی ایک چیزوں کا نام ہے۔ جس طرح آنکھ۔ کان۔ ناک غرضیکہ تمام اعضاء مل کر ایک مکمل اور خوبصورت انسان بنتا ہے اسی طرح روحانیت کے لئے کئی چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ اب اگر کوئی شخص کہے کہ کسی کے تھوڑے تھوڑے کان کاٹ ڈالے جائیں تو کیا ہرج ہے۔ اسکی سماعت میں تو بے شک بہت تھوڑا فرق آئے گا مگر اس کی

## زینت میں فرق

ضرور آ جائے گا۔ پس کسی چیز کو کامل بنانے کے لئے بعض باتیں اس کی زینت کے لئے ہوتی ہیں۔ اور یہ قربانی ایسی حکمتوں کے علاوہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی بھی ہمیں یاد دلاتی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس عید کو

## کھانے پینے کا دن

کہا ہے جو بظاہر اسراف ہے لیکن حقیقت میں ایسا نہیں بلکہ قوموں میں زندگی کا احساس اور امنگ پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ تحفہ تحائف تقسیم کرنے کے لئے دن مقرر کئے جائیں اور عید کے دن بھی گوشت بانٹا جاتا ہے۔ مکہ میں آج کے دن اس قدر بکرے ذبح کئے جاتے ہیں کہ گوشت کھانے والا کوئی نہیں ملتا۔ مگر پھر بھی قربانیاں کی جاتی ہیں۔ گوشت سکھایا بھی جا سکتا ہے۔ سکھانا بھی جائز رکھا گیا ہے اسلئے سکھا کر اپنے لئے رکھنا جائز ہے اور غرباء میں تقسیم بھی کیا جاتا ہے۔ لیکن اگر ضائع بھی ہو جائے تو بھی قربانی ضروری ہے روحانی امور سے تعلق رکھنے والے اس بات کو اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بعض صحابی

دن رات مسجد میں بیٹھے رہتے تھے کہ شاید حضورؐ باہر تشریف لے آئیں اور وہ کسی بات کے سُننے سے محروم رہ جائیں۔ لوگ سمجھتے ہوں گے کہ وہ وقت ضائع کرتے تھے لیکن نہیں وہ

## بہت بڑی خدمت

کر رہے تھے۔ حضرت ابوہریرہؓ کے بھائی ایک دفعہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا حضورؐ! ابوہریرہؓ تمام دن مسجد میں بیٹھا رہتا ہے اور کوئی کام نہیں کرتا مجھے تمام دن محنت کرنی پڑتی ہے۔ آپ، اسے سمجھائیں کہ کام کیا کرے۔ آپؐ نے فرمایا تمہیں کیا معلوم

## خدا اسی کے طفیل

تمہیں بھی رزق دے رہا ہے۔ تو اصل میں وہ لوگ وقت ضائع نہیں کرتے تھے بلکہ بہت بڑے ثواب کا کام کرتے تھے۔ پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص مسجد میں آ کر امام کے انتظار میں بیٹھا رہتا ہے تو وہ بھی گویا عبادت میں ہی ہوتا ہے۔ اصل میں

## خدا تعالیٰ دیکھتا ہے

کہ انسان میری راہ میں کس قدر قربانی کے لئے آمادہ ہے۔ اگر معمولی قربانی کے لئے تیار ہے تو بڑی کے لئے بھی تیار ہو سکے گا۔

اگر تمام بکرے ذبح کر کے گوشت پھینک دیا جائے تو بھی ثواب ہے۔ مگر یہ گوشت غرباء میں تقسیم کیا جاتا ہے اور اگر بچ رہے تو پرندوں کو ڈال دیا جائے جن کا حق قرآن کریم نے بھی رکھا ہے۔ یعنی جانوروں کا۔ پس اگر گوشت پھینک دیا جائے اور کتے اور چیلیں اسے کھا جائیں تو بھی یہ

## ثواب کا موجب

ہے۔

اس قدر فوائد قربانی کے اندر ہیں کہ خواہ اسلام پر کس قدر بھی مصیبت کے دن آئیں تو بھی قربانی جائز اور ضروری ہوگی۔ ہاں اگر انسان پر خود کوئی مصیبت ہو تو وہ نہ کرے لیکن اگر توفیق ہو تو ضروری ہے۔

کیا یہ عجیب بات نہیں کہ ایک شخص ۳۶۰ دن گوشت کھاتا ہے یا کھانے کی کوشش کرتا ہے مگر اسے اسلام کی حالت اور غربت اور خدمتِ دین اور اسی روپیہ کو خدا کی راہ میں خرچ کرنے کا خیال پیدا نہیں ہوتا لیکن جب ایک دن

## خدا کے لئے

اسے کھانا پڑتا ہے تو اسے دین کے راستہ میں خرچ کرنے کا خیال آتا ہے جب اپنی خواہش سے کھاتا تھا اس وقت تو اسلام کی مصیبت بھولے ہوئے تھا لیکن خدا کے حکم سے کھانا پڑا تو خدمتِ اسلام یاد آ گئی جب اپنا نفس کہتا ہے کہ گوشت کھاؤ تو یہ ضرور کھاتا ہے لیکن جب خدا تعالیٰ حکم دیتا ہے تو کہتا ہے یہ اسراف ہے اسے کس طرح نیک خیال کہا جا سکتا ہے۔ یقیناً یہ

## وسوسہ شیطانی

ہے۔

پس جس کو توفیق ہو وہ قربانی ضرور کرے اور لوگ عید کے دن کھائیں پئیں تاکہ ان کے دلوں سے مایوسیاں دور ہوں اور

## امنگیں پیدا ہوں

اور خیال ہو کہ خدا تعالےٰ نے ان کے لئے کھانے پینے کے دن بھی مقرر کئے ہیں۔

خدا تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اس عید کی حقیقت کو سمجھیں اور ہمیں ایسی قربانیاں کرنے کی توفیق دے جس کے نتیجہ میں یہ عید حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کی یادگار کے طور پر مقرر کی گئی۔

# عید الاضحی کے متعلق

## چند ضروری باتیں

محمد اسلم قریشی شاہد

دنیا کی ہر قوم خوشی کی تقریبات مناتی ہے اور ایک خاص دن مقرر کر کے اس روز اپنی خوشیوں اور امنگوں کا اظہار کرتی ہے۔ اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کے لئے بھی خوشی کے دو خاص دن مقرر فرمائے ہیں جن میں سے ایک عید الفطر کہلاتا ہے اور دوسرا عید الاضحی۔ عید الفطر تو رمضان کے بعد مومنین کے لئے مسرت کا پیام لاتی ہے اور انہیں رمضان کے ایام میں خدا کے احکام بجا لانے کے بعد دلی خوشی اور روحانی خوشی بخشتی ہے۔ لیکن عید الاضحی ایک بے مثال قربانی کی یادگار ہے جو ابو الانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بیٹے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی قربانی ہے اور یہ ایک حقیقت ہے کہ خدا کی راہ میں قربانی کرنے سے جو لطف اور مسرت ایک متقی پرہیزگار اور سچے انسان کو حاصل ہوتا ہے۔ اس کی نظیر دیگر اور مادی خوشیوں میں ملنی ناممکن ہے اسی لئے خدا تعالےٰ نے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی قربانی کے دن کو رہتی دنیا تک مسلمانوں کے لئے عید کا دن قرار دیا اور حکم دیا کہ مسلمان اس دن جانوروں کی قربانیاں کریں اور خوشی منائیں اور قربانی کی اس لذت اور خوشی کو خود اپنی جانوں کے ذریعہ بھی حاصل کرنے کا عزم صمیم کریں۔

شریعت کا ہر حکم اپنے ساتھ کچھ ضروری مسائل اور حدود رکھتا ہے چنانچہ قرآن و سنت میں ہمیں عید الاضحی کے متعلق بھی بعض ضروری احکام ملتے ہیں جن کو عید الاضحی مناتے وقت مد نظر رکھنا نہایت ضروری ہے۔

(۱)

عید الاضحی کی تقریب ہر سال ماہ ذوالحج کی دسویں تاریخ کو منعقد ہوتی ہے جس میں تمام مسلمان مرد عورتیں اور بچے شریک ہونے چاہئیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عورتوں اور بچوں کو بھی عید میں شامل کرنے کی خاص تاکید فرمائی ہے۔ تا کہ اسلامی معاشرہ کے تمام افراد اس کی اہمیت کو سمجھ سکیں اور اپنے رب کے حضور سجدات شکر بجا لا سکیں۔

(۲)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عید الاضحی کو خوشی کا دن قرار دیا ہے اور تحدیث نعمت کے طور پر صاف ستھرا لباس پہننے غسل کرنے خوشبو لگانے اور جائز حد تک آرائش کرنے کی تاکید فرمائی ہے۔ کیونکہ یہ سب خوشی کے لوازم ہیں۔ اسی طرح ایک دوسرے کو تحفے تحائف دینے اور دعوت کرنے اور غرباء اور مساکین کو کھانا کھلانے اور انہیں بھی عید کی خوشیوں میں شریک کرنا سنتِ نبوی ہے۔

(۳)

عید الاضحی کی نماز جلد پڑھی جاتی ہے کیونکہ اس کے بعد قربانیاں کرنی ہوتی ہیں عید الاضحی کی نماز کا وقت ایک نیزہ سورج چڑھنے پر ہو جاتا ہے۔ آج کل اس اندازے کے مطابق گھڑی کے حساب سے مقرر کردہ وقت کی پابندی ضروری ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں نماز عید عموماً عیدگاہ میں پڑھی جاتی تھی۔ لیکن احادیث سے مسجد نبوی میں بھی نماز کا ادا کرنا ثابت ہے۔ لہٰذا جماعتوں کو اس غرض کے لئے دونوں میں سے جونسی جگہ بھی میسر آئے وہاں عید پڑھنا درست ہے۔

(۴)

نماز عید کے لئے نہ اذان کہی جاتی ہے نہ اقامت۔ امام تکبیر تحریمہ کے بعد سات تکبیریں پہلی رکعت میں کہتا ہے اور پانچ تکبیریں دوسری رکعت میں اور تکبیر کے ساتھ ہاتھ کانوں تک لے جاتا ہے۔ تمام مقتدیوں کو امام کے ساتھ زیر لب تکبیرات دہرانی چاہئیں اور ہاتھ کانوں تک اٹھانے چاہئیں۔ دونوں رکعتوں میں امام اونچی آواز سے قرأت کرتا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم عموماً پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ اعلیٰ کی تلاوت کیا کرتے تھے اور دوسری رکعت میں سورۂ غاشیہ تلاوت فرماتے تھے۔

نماز سے فارغ ہو کر امام خطبہ عید دیتا ہے جسے سب حاضرین کو سننا چاہیئے۔ امام کو چاہیئے کہ اس موقعہ پر عید کے مسائل و احکام اور ان کا فلسفہ بیان کرے۔ بخصوصاً قربانی کی تشریح اور اس کی ضرورت و اہمیت پر روشنی ڈالے کیونکہ آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کا یہی دستور تھا۔

(۵)

عید الاضحی کے دن یہ امر بھی مسنون ہے کہ نماز عید سے پہلے کچھ نہ کھایا جائے۔ یعنی ناشتہ بھی نہ کیا جائے اور بغیر کھائے نماز ادا کی جائے۔ عیدگاہ کو جاتے وقت رستہ میں بلند آواز سے یہ تکبیرات پڑھنی چاہئیں

اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ۔ واللہ اکبر۔
اللہ اکبر وللہ الحمد۔

علاوہ اس دفعہ کے یہ تکبیریں خاص طور پر ذوالحجہ کی ۱۰ تاریخ کی نماز فجر سے لے کر ۱۲ ذوالحجہ کی نماز عصر تک ہر فرض نماز کے بعد اونچی آواز سے پڑھنی چاہئیں۔ عیدگاہ میں نماز عید سے پہلے یا بعد نوافل یا سنتیں پڑھنا منع ہے۔ یہ امر بھی سنت میں داخل ہے کہ جس رستہ سے نماز عید ادا کرنے جایا جائے۔ واپسی پر اس سے مختلف راستہ اختیار کیا جائے۔

(۶)

نماز عید کے بعد گھر آ کر قربانی کرنی چاہیئے۔ نماز عید سے قبل کی ہوئی قربانی صدقہ کہلائیگی قربانی نہیں۔ چاہیئے کہ قربانی دینے والا اپنے ہاتھ سے جانور ذبح کرے۔ کیونکہ یہی زیادہ پسندیدہ ہے۔ اگر ایک کمانے والا ہے تو اس کی قربانی باقی تمام گھر کے افراد کی طرف سے بھی سمجھی جائے گی۔ مرحومین اور غیر حاضر کی طرف سے بھی قربانی دی جا سکتی ہے۔ قربانی کے بکرا۔ بھیڑ۔ دنبہ۔ گائے اور اونٹ جائز ہیں۔ گائے اور اونٹ کی قربانی میں علی الترتیب سات سے لے کر دس افراد تک شریک ہو سکتے ہیں۔ قربانی کا جانور صحیح اور سالم تندرست اور عمر کا پورا ہونا چاہیئے یعنی بالعموم کم از کم دو دانت والا ہونا چاہیئے۔ قربانی کا گوشت خود کھانا رشتہ داروں میں تقسیم کرنا اور غرباء مساکین کو کھلانا اور ذخیرہ کرنا سب درست اور جائز ہے۔

(۷)

قربانی کا فلسفہ یہ ہے کہ یہ درحقیقت تصویری زبان میں ... اس بات کا عہد ہے کہ اے خدا جس طرح میں تیرے راستے میں یہ جانور قربان کر رہا ہوں اور جس "ذبح عظیم" کی یاد میں کر رہا ہوں اسی طرح اگر کبھی فی سبیل اللہ میری جان یا کسی اور عزیز ترین شے کی قربانی کی ضرورت پیش آئی تو اسے بھی بے دریغ قربان کر دوں گا۔ گویا اصل مقصد اس قربانی سے انسان کے اندر سچے اخلاص اور تقوےٰ کا پیدا کرنا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ

لن ینال اللہ لحومھا
ولا دماء ھا ولکن
ینالہ التقوٰی منکم

کہ خدا تعالےٰ کو تمہاری قربانیوں کے خون اور گوشت نہیں پہنچتے بلکہ خدا تک تمہارا تقوےٰ اور اخلاص پہنچتا ہے جس کی بنا پر تم خدا کی راہ میں یہ قربانیاں دیتے ہو۔

پس یہ آیت ہمیں اصلاح نفس کی طرف بھی توجہ دلاتی اور ریا اور نمائش کے طریق سے بچ کر اور احکام الٰہی کی حکمت کو سمجھ کر انکو بجا لانے کی طرف بھی راہنمائی کرتی ہے۔ اللہ تعالےٰ ہمیں قربانی کی اس روح پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(۸)

عید کے ایام جہاں خوشی منانے کا موقعہ ہوتے ہیں وہاں ان ایام میں ذکر الٰہی اور عبادات کی بھی بڑی اہمیت ہے تاکہ انسان اپنے رب محسن کا شکر بجا لا کے لئن شکرتم لازیدنکم کا مصداق بن سکے لہٰذا ہمیں ان ایام میں کثرت سے ذکر الٰہی اور دعائیں کرنی چاہئیں تاکہ خدا ہم پر رجوع برحمت ہو اور ہم جنہوں نے کہ اسلام کی خدمت کا بیڑا اٹھایا ہے مدد اور نصرت فرمائے اور ہمارے امام ایدہ اللہ تعالےٰ کو صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے آمین۔

---

# عید مبارک

مجاہدین تحریک جدید اور ان کے جملہ عزیزو اقارب کو اللہ تعالےٰ آنے والی عید مبارک فرمائے۔ اس تقریب سعید کے پیش نظر ہمارے محبوب امام حضرت مصلح موعود نے ایک عظیم الشان عید کی طرف بھی ہمیں یوں متوجہ فرمایا ہے

"ہماری سب سے بڑی عید اس وقت ہوگی جب اسلام دنیا کے کناروں تک پھیل جائے گا اور دنیا کے کونہ کونہ سے اللہ اکبر کی آوازیں اٹھنا شروع ہو جائیں گی"

اس موخر الذکر عظیم الشان عید کو قریب لانے کے لئے جن مجاہدین نے ابھی تک اپنا وعدہ تحریک جدید ادا نہیں فرمایا کیا ہی بہتر ہو اگر وہ اپنی عید منانے سے پہلے اس وعدہ کو بھی پورا فرما دیں۔ اور اپنی چھوٹی عید دل کیساتھ اپنی سب سے بڑی عید کی خوشیوں میں بھی حصہ دار ہو جائیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

---

# انصار اللہ بجٹ ضرور بھجوائیں

اکثر مجالس اپنے سال ۱۹۶۲ء کے بجٹ بھجوا چکی ہیں لیکن ابھی کچھ مجالس ایسی بھی ہیں جن کی طرف سے تاحال بجٹ نہیں آئے۔ شعبہ مال کا سب سے پہلا کام بانشرح بجٹ تیار کر کے مرکز میں بھجوانا ہے۔ یہ بنیادی کام ہے اگر اس میں نقص رہ جائے تو دوسرے کاموں میں نقائص کا احتمال بڑھ جائے گا۔ اسلئے ایسی مجالس جن کی طرف سے بجٹ نہیں پہنچے جلد بجٹ بھجوا دیں جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ (قائد مال انصار اللہ مرکزیہ)

# تعمیر مساجد ممالک بیرون صدقہ جاریہ ہے

## (۴۱/۲۲ تا ۴۱/۲۸)

اس صدقہ جاریہ میں جن مخلصین نے دس روپیہ یا اس سے زائد حصہ لیا ہے۔ ان کے اسماء گرامی اور ان کی مالی قربانیوں کے درج ذیل ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

۴۱ - مکرم جناب شیخ محمد خان صاحب دار النصر ربوہ ۔۔۔ ۱۰/-
۴۲ - مکرم چوہدری سلطان احمد صاحب پسر ادا قفِ زندگی ربوہ ۔۔۔ ۱۰/-
۴۳ - احباب جماعت احمدیہ مظفر گڑھ بذریعہ مکرم حکیم غلام احمد صاحب ۔۔۔ ۳۵/-
۴۴ - مکرم حکیم محمود احمد صاحب ملتان چھاؤنی ۔۔۔ ۳۵/-
۴۵ - مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب بشیر جنرل سٹور گول بازار ربوہ ۔۔۔ ۱۰/-
۴۶ - محترمہ عزیزہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد اسلم صاحب کراچی ۔۔۔ ۲۵/-
۴۷ - محترمہ ثریا بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم بشیر احمد صاحب کھوکھر ″ ۔۔۔ ۲۵/-
۴۸ - مکرم ڈاکٹر جلال الدین صاحب ″ ۔۔۔ ۲۰/-
۴۹ - مکرم کلیم احمد صاحب ″ ۔۔۔ ۲۰/-
۵۰ - احباب جماعت احمدیہ کراچی بذریعہ مکرم مرزا عبد الرحمٰن صاحب ۔۔۔ ۷۷/۴۰
۵۱ - محترمہ بلقیس بیگم صاحبہ بنت مکرم مرزا عبد الحمید صاحب لاہور ۔۔۔ ۱۰/-
۵۲ - مکرم ڈاکٹر بھائی محمود احمد صاحب سرگودھا ۔۔۔ ۱۲۵/-
۵۳ - مکرم منصور مسعود صاحب ″ ۔۔۔ ۱۰/-
۵۴ - پرنس ٹرانسپورٹ کمپنی ″ ۔۔۔ ۱۵/-
۵۵ - مکرم حافظ ڈاکٹر مسعود احمد صاحب ″ ۔۔۔ ۲۰/-
۵۶ - محترمہ عنایت ثریا صاحبہ اہلیہ مکرم محمد عارف صاحب سرگودھا ۔۔۔ ۲۰/-
۵۷ - مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب سرائے عالمگیر ضلع گجرات ۔۔۔ ۱۵/-
۵۸ - احباب جماعت احمدیہ قصور بذریعہ مکرم شیخ محمد اسلم صاحب ۔۔۔ ۲۷/۲۶
۵۹ - مکرم شیخ محمد علی صاحب بذریعہ مکرم شیخ احمد علی صاحب دار الذکر لاہور ۔۔۔ ۲۰/-
۶۰ - احباب جماعت احمدیہ حلقہ دہلی دروازہ لاہور بذریعہ مکرم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب ۔۔۔ ۳۲/۲۵

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

## درخواست ہائے دعا

۱- ہماری کلاس امسال فرسٹ ایر ایف اے کا امتحان دے رہی ہے۔ ہم سب کی نمایاں کامیابی کے لئے بزرگانِ سلسلہ و درویشان قادیان کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے

سیادہ حکمت جامعہ نصرت ربوہ

۲- میرا بیٹا بعمر سوا سال کافی دنوں سے بیمار ہے۔ اسہال کی وجہ سے بہت کمزور ہو گیا ہے احباب جماعت کی خدمت میں بچہ کی صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔









## ضروری اعلان

جو احباب اپنا ایڈریس تبدیل کرواتے ہیں اُن کی خدمت میں التماس ہے کہ اپنا چٹ نمبر اور نیا ایڈریس صاف اور خوشخط لکھیں۔ تاکہ فوری تعمیل کرنے میں کوئی دقت پیش نہ آئے۔

(منیجر الفضل)

الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ کی نئی پیشکش!
ملفوظات
جلد پنجم ——— جلد ششم
سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے کلمات طیبات
جو جماعت احمدیہ کی تربیتی اور روحانی ترقی کے لئے مفید اور تربیت اولاد کا بہترین ذریعہ ہیں!
یہ خزانہ علم و عرفان مجلد ہر دو جلد ہدیہ ۸/ روپے فی جلد علاوہ محصول ڈاک
فصل الخطاب
حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کی وہ معرکۃ الآراء تصنیف جو رد عیسائیت کے مبسوط دلائل پر
مشتمل ہے اور امام الزمان سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے خراج تحسین حاصل کر چکی ہے
فضائل القرآن
سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جلسہ سالانہ
کی چھ تقریروں کا مجموعہ جو قرآن مجید کے فضائل سے متعلق پر معارف و پر حکمت مضامین پر مشتمل ہے
ہدیہ علاوہ محصول ڈاک ۸/ روپے صرف ۔ ملنے کا پتہ:۔
الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ۔ ربوہ

# بھارتی حکومت کے موجودہ رویہ کے پیش نظر میرا نئی دہلی جانا بے کار ہے

## ہو سکتا ہے مجھے پھر گرفتار کر لیا جائے لیکن میں گرفتاری سے نہیں ڈرتا (شیخ عبداللہ)

بھدرواہ ۱۴ اپریل۔ کشمیری رہنما شیخ محمد عبداللہ نے اعلان کیا ہے کہ میں نے آزاد و خود مختار کشمیر قائم کرنے کی کبھی حمایت نہیں کی۔ اس سلسلہ میں شیخ صاحب نے بھارتی وزیر مسٹر لال بہادر شاستری کے ایک حالیہ بیان کو افسوسناک قرار دیا ہے۔ دریں اثنا کل بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو نے بھی شیر کشمیر کے اعلانات پر لوکھلاہٹ کا اظہار کیا ہے۔

شیخ عبداللہ نے بھدرواہ کے جلسۂ عام میں تقریر کرتے ہوئے ان افواہوں کی پرزور تردید کر دی کہ وہ آزاد و خود مختار کشمیر کے حامی ہیں۔ شیخ صاحب کے متعلق یہ تاثر بھارتی وزیر مسٹر لال بہادر شاستری نے ہفتے کے دن لوک سبھا میں دیا تھا۔ شیخ عبداللہ نے سامعین سے پوچھا "میں نے کشمیر کو آزاد و خود مختار رکھنے کی حمایت کب کی ہے؟" کشمیری رہنما نے کہا۔ "مخصوص مفادات رکھنے والے گروہوں نے کشمیر کو تباہ کر دیا ہے اب یہی گروہ بھارتی حکمرانوں پر دباؤ ڈال رہے ہیں لیکن بھارتی حکومت کو کشمیر کے بارے میں کوئی قطعی پالیسی اختیار کرنی چاہیئے۔" شیخ عبداللہ نے کہا۔ "اگر بھارتی حکومت کا رویہ یہی رہنا ہے تو بات چیت کے لئے میرا دہلی جانا بے کار ہے۔" شیخ محمد عبداللہ نے کہا "ہو سکتا ہے مجھے پھر گرفتار کر لیا جائے لیکن میں گرفتاری سے نہیں ڈرتا۔ میں ساری عمر اصولوں کی خاطر سینہ سپر رہا ہوں اگر مجھے گرفتار کرنا ہی مقصود ہے تو بہتر ہوگا کہ مجھے ابھی اور یہیں گرفتار کر لیا جائے۔"

بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو نے کل لوک سبھا میں کہا کہ شیخ عبداللہ نے رہائی کے بعد جو بیانات دیئے ہیں وہ افسوسناک ہیں تاہم مجھے امید ہے کہ ہم بہت جلد ملاقات کریں گے اور ان معاملات پر گفتگو ہوگی۔ پنڈت نہرو نے کہا "اگر مغربی طاقتیں بھارت کو امداد نہ دیتیں تو کشمیر کا مسئلہ کب کا حل ہو چکا ہوتا۔ حیرت ہے کہ جب پاکستان کمیونسٹ چین سے ساز باز کر رہا تھا اس وقت بھی مغربی طاقتیں پاکستان کی طرف مائل رہی ہیں اور انھوں نے کشمیر کے مسئلہ پر پاکستان کی امداد کی۔" پنڈت نہرو نے کہا "بھارت پاکستان اور چین دونوں سے دوستانہ تعلقات کا خواہاں ہے لیکن افسوس ہے کہ بھارت کی ساری مصالحانہ کوششوں کے باوجود پاکستان اور بھارت کے درمیان کشیدگی بدستور موجود ہے پھر بھی مجھے امید ہے وہ وقت ضرور آئیگا جب پاکستان اور بھارت ایک دوسرے کے قریب آجائیں گے۔"

پنڈت نہرو نے کہا کہ چین سے معاہدہ کے بعد پاکستان نے بھارت کے متعلق زیادہ جارحانہ رویہ اختیار کر لیا ہے میں نہیں کہہ سکتا کہ پاکستان اور چین کے درمیان کوئی خفیہ معاہدہ ہی ہو گیا ہو۔" بھارتی وزیر اعظم نے کہا "مجھے تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ بھارت کے بارے میں پاکستان اور چین دونوں کے عزائم وسیع تر اور خطرناک ہیں۔"

# جیسور میں طوفان سے ہلاک ہونیوالوں کی تعداد ۱۲۸ تک پہنچ گئی

## چھ سو افراد زخمی ـ ۱۳۱ افراد ابھی تک لاپتہ ہیں

ڈھاکہ ۱۴ اپریل ضلع جیسور کے دو سب ڈویژنوں میں دو روز قبل جو طوفان آیا تھا اس میں جانی نقصان ہونے والوں کی تعداد ۱۲۸ تک پہنچ گئی ہے طوفان میں تقریباً چھ سو افراد زخمی ہوئے ہیں اور ۱۳۱ ابھی تک لاپتہ ہیں۔ دریں اثنا موسلا دھار بارش کے سبب امدادی کام میں رکاوٹ پڑ رہی ہے

اب تک جو تفصیلات معلوم ہوئی ہیں ان کے مطابق اس ہولناک طوفان میں سب سے ضلع جیسور کے دو سب ڈویژن ناگورا اور نواحی متاثر ہوئے ہیں ناگورا میں ۸۰ افراد ہلاک اور ۲۷۰ زخمی اور دوسرے سب ڈویژن میں ۴۸ افراد ہلاک اور تین سو سے زائد مجروح ہوئے ہیں۔ ناگورا سب ڈویژن کے ۱۳۱ افراد اب تک لاپتہ ہیں دریں اثنا متاثرہ افراد کی امداد کے لئے دن رات کام جاری ہے کل صوبائی گورنر مسٹر عبدالمنعم خان نے طوفان زدہ علاقوں کا دورہ کیا۔

# ایک اہم تقریر

خدام الاحمدیہ کی مرکزی تربیتی کلاس کے پروگرام کے سلسلہ میں آج مورخہ ۱۴ اپریل بروز منگل مکرم و محترم مولوی دوست محمد صاحب شاہد "جماعت احمدیہ پر اعتراضات اور ان کے جوابات" کے موضوع پر بشیر ہال تعلیم الاسلام ہائی سکول میں ۸-۴۵ بعد نماز عشاء تقریر فرمائیں گے جملہ خدام اور دیگر احباب سے گزارش ہے کہ اس پروگرام میں شریک ہو کر مستفید ہوں۔

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

# اعلان

مجلس خدام الاحمدیہ راولپنڈی کے زیر انتظام مورخہ ۱۹/۴/۶۴ بروز اتوار صبح نو بجے مسجد نور میں "یوم والدین" منایا جا رہا ہے لہذا بچوں کے والدین سے درخواست ہے کہ اس پروگرام کو کامیاب بنانے کے لئے خود بھی تشریف لائیں اور بچوں کو بھی زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس میں شامل کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔

(قائد مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ)

# پاکستان ویسٹرن ریلوے

# ٹینڈر نوٹس

چیف کنٹرولر آف پرچیز پاکستان ویسٹرن ریلوے ایمپریس روڈ۔ لاہور کو مندرجہ ذیل ٹینڈروں کے لئے پیشکشیں مطلوب ہیں۔

| نمبر شمار | ٹنڈر نمبر معہ سٹورز کی مختصر تفصیل و مقدار | ٹنڈر فارم کی قیمت معہ خرچہ ڈاک پیکنگ (ناقابل واپسی) | نقشہ جات و سپیسی فیکیشنز (اگر فروخت ہوں) زیر دستخطی کے دفتر سے مندرجہ ذیل قیمت پر حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ | فروختگی کی تاریخ | مقررہ تاریخ اور وقت | کھولنے کی تاریخ اور وقت |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | ۲ | ۳ | ۴ | ۵ | ۶ | ۷ |
| ۱۔ | PIC/31/1-63 سکرو کپلنگ = ۱۴۳۰۰ عدد | ۲۵/- روپے | ۱۵/۰۰ روپے | ۱۵/۴/۶۴ تا ۱۱/۵/۶۴ | ۱۲/۵/۶۴ بوقت ۸ بجے | ۱۲/۵/۶۴ بوقت ۹ بجے |
| ۲۔ | PIL/29/1/64 بوائلر اور فلو ٹیوبز = ۱۹۴۱۰ عدد | ۲۵/۰۰ روپے | ۸/۰۰ روپے | ۲۰/۴/۶۴ تا ۱۳/۵/۶۴ | ۱۴/۵/۶۴ بوقت ۸ بجے صبح | ۱۴/۵/۶۴ بوقت ۹ بجے |
| ۳۔ | PS/100/02-64 بولٹس اور نٹس سٹیل مختلف سائزوں میں = ۴۴۷۵ ہنڈرڈ ویٹ | ۲۵/۰۰ روپے | × | ۲۰/۴/۶۴ تا ۱۴/۵/۶۴ | ۱۵/۵/۶۴ بوقت ۸ بجے | ۱۵/۵/۶۴ بوقت ۹ بجے |
| ۴۔ | P3/81/4-64 بھینس اور گائے کی کمائی ہوئی کھال = ۴۲۰۰ ہنڈرڈ ویٹ | ۱۵/۰۰ روپے | × | ۲۵/۴/۶۴ تا ۱۶/۵/۶۴ | ۱۸/۵/۶۴ بوقت ۸ بجے | ۱۸/۵/۶۴ بوقت ۹ بجے |
| ۵۔ | P2/113/5-64 کیلو الیکٹرک انڈیکیٹرز = ۷۹۸ عدد | ۱۵/۰۰ روپے | ۲/۰۰ روپے | ۲۵/۴/۶۴ تا ۲۳/۵/۶۴ | ۲۵/۵/۶۴ بوقت ۸ بجے | ۲۵/۵/۶۴ بوقت ۹ بجے |
| ۶۔ | P2/119/5-64 بیٹری لیڈ ایسڈ = ۴۴ سیٹس | ۱۰/۰۰ روپے | ۱/۰۰ روپیہ | ایضاً | ایضاً | ایضاً |
| ۷۔ | PIC/129/1-63 فوم ربڑ، ربڑ پروفائل اور سیلنگ ربڑ = ۳۶۹۸۲ فٹ | ۱۵/۰۰ روپے | ۸/۰۰ روپے | ایضاً | ایضاً | ایضاً |

نوٹ:- ۱۔ برائے آئیٹم نمبر ۱۔ غیر ممالک سے پیشکشیں صرف درآمد کے لئے مطلوب ہیں۔ یہ ٹنڈر انکوائری، ٹنڈر انکوائری نمبر PIC/31/1-63 (COMMODITY AID) (جو ۲۷ مارچ ۱۹۶۴ء کو کھولی گئی تھی) کی بجائے ہے جو کہ منسوخ کی جا چکی ہے اور وہ تمام فرمیں جنہوں نے کموڈیٹی ایڈ انکوائری کے سلسلہ میں ٹنڈر کاغذات خریدے تھے اس انکوائری کے لئے بلا معاوضہ ٹنڈر کاغذات وصول کرنے کی اہل ہوں گی۔

۲۔ ٹنڈر فارم (ناقابل منتقلی) زیر دستخطی کے دفتر اور ڈسٹرکٹ کنٹرولر آف سٹورز انسپکشن پی ڈبلیو ریلوے کراچی کینٹ کے دفتر سے ماسوائے جمعہ کارکردگی کے تمام دنوں میں ۹ اور ۱۲ بجے کے درمیان مندرجہ بالا قیمت نقد یا بذریعہ منی آرڈر ادا کرنے پر حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ پوسٹل آرڈر، چیک، بینک ڈرافٹ، گارنٹی بانڈز، بینک ڈیپازٹ رسیدیں اور نیشنل سیونگ سرٹیفکیٹ ٹنڈر فارم کی قیمت کی ادائیگی کے لئے قبول نہیں کئے جائیں گے۔ صرف مقررہ فارموں پر دی گئی پیشکشوں پر غور کیا جائے گا۔

۳۔ ٹنڈر حاضر آمدہ ٹنڈر دہندگان کی موجودگی میں کھولے جائیں گے۔ کوئی ٹنڈر یا اسکے متعلق استفسار یا رقم زیر دستخطی کے نام ارسال نہ کی جائے۔

اے حمید پی آر ایس، چیف کنٹرولر آف پرچیز